Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ
بروز اتوار
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۷/۶۲	۲۳ ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ ۲۷ ہجرت ۱۳۵۲ہش ۲۷ مئی ۱۹۷۳ء	نمبر ۱۱۸

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۲۶ ہجرت - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

کل دن بھر شدید دوران سر اور چکروں کی تکلیف رہی - آج کچھ افاقہ ہے۔ لیکن ابھی پوری طرح صحت بحال نہیں ہوئی۔

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل و عاجل شفاء عطا فرمائے۔

ربوہ - ۲۶ ہجرت - کل بروز جمعۃ المبارک مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر پڑھائی۔ ناسازیٔ طبع کی وجہ سے حضور نے مختصر خطبہ ارشاد فرمایا جس میں سورۃ فاتحہ کی دعا اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل امت محمدیہ پر بہت مہربان ہے، اس نے ہمیں جو دعائیں سکھائی ہیں وہ اگر دعا کی جملہ شرائط کو ملحوظ رکھ کر خلوص نیت کے ساتھ کی جائیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کی قبولیت کا وعدہ کر رکھا ہے۔ انہیں مقبول دعاؤں میں سے یہ دعا بھی ہے جو ہمیں سکھائی گئی ہے۔ ہمیں وہ سب انعامات طلب کرنے کے لئے کہا گیا ہے جو پہلوں کو ملے۔ چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت ساری دنیا پر تاقیامت حاوی ہے اس لئے امت مسلمہ کے لئے اسی نسبت سے غیر معمولی اور عظیم الشان انعامات کی بھی بشارت دی گئی لیکن یہ انعامات غیر معمولی قربانیوں اور ذمہ داریوں کا بھی مطالبہ کرتے ہیں۔ لہذا ہمیں اپنی کوششوں اور قربانیوں میں خاص وسعت اور شدت پیدا کرنی چاہیئے اور ہمارے قلوب خدا تعالیٰ کی حمد اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و صلوٰۃ سے ہر وقت معمور رہنے چاہئیں۔ تاکہ ہم ان خاص انعامات کے وارث ہو سکیں۔ جن کی اس نے ہمیں بشارت دی ہے۔

ربوہ میں جلسہ یوم خلافت نہیں ہوگا

(۱) ۲۷ ہجرت (مئی) بروز اتوار مسجد مبارک ربوہ میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہونے کا جو اعلان کیا گیا تھا اُسے بعض وجوہ کی بناء پر منسوخ کر دیا گیا ہے لہذا اب یہ جلسہ منعقد نہیں ہوگا۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

(۲) یوم خلافت کے سلسلے میں خواتین کا جو جلسہ لجنہ مرکزیہ ربوہ کے ہال میں ۲۷ مئی کو ہو رہا تھا اسے بھی منسوخ کر دیا گیا ہے۔ بہنیں آگاہ رہیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میں حلفاً کہتا ہوں کہ میرے دل میں اصلی اور حقیقی جوش یہی ہے

کہ

خدا تعالیٰ کی توحید اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت دنیا میں قائم ہو

میں آپؐ ہی کا غلام ہوں اور آپؐ ہی کے مشکوٰۃ نبوت سے نور حاصل کرنے والا ہوں

"میں حلفاً کہتا ہوں کہ میرے دل میں اصلی اور حقیقی جوش یہی ہے کہ تمام محامد اور مناقب ..... اور تمام صفات جمیلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کروں۔ میری تمام تر خوشی اسی میں ہے اور میری بعثت کی غرض یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی توحید اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت دنیا میں قائم ہو۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ میری نسبت جس قدر تعریفی کلمات اور تمجیدی باتیں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں یہ بھی درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی طرف راجع ہیں اسلئے کہ میں آپؐ کا ہی غلام ہوں اور آپؐ ہی کے مشکوٰۃ نبوت سے نور حاصل کرنے والا ہوں اور مستقل طور پر ہمارا کچھ بھی نہیں۔ اسی سبب سے میرا یہ پختہ عقیدہ ہے کہ اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ دعویٰ کرے کہ میں مستقل طور پر بلا استفادہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مامور ہوں اور خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتا ہوں تو وہ مردود اور مخذول ہے۔ خدا تعالیٰ کی ابدی مہر لگ چکی ہے اس بات پر کہ کوئی شخص وصول الی اللہ کے دروازہ سے آ نہیں سکتا ہے بجز اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۸۷)

"ایک طرف تو یہ ظالم طبع لوگ مجھ پر افترا کرتے ہیں کہ گویا میں ایسی مستقل نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں جو صاحب شریعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا الگ نبوت ہے۔ مگر دوسری طرف یہ اپنے اعمال کی طرف ذرا بھی توجہ نہیں کرتے کہ جھوٹی نبوت کا دعویٰ تو خود کر رہے ہیں جبکہ خلافِ رسول اور خلافِ قرآن ایک نئی شریعت قائم کرتے ہیں۔ اب اگر کسی کے دل میں انصاف اور خدا کا خوف ہے تو کوئی مجھے بتائے کہ کیا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک تعلیم اور عمل پر کچھ اضافہ یا کم کرتے ہیں جبکہ اسی قرآن شریف کے موجب ہم تعلیم دیتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو اپنا امام اور حکم مانتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۹۰)

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۷ ماہ ہجرت ۱۳۵۲ھش

مخالفینِ حق کی پرانی ریت

اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہ سُنّت چلی آ رہی ہے کہ جب بھی اصلاح خلق کی غرض سے وہ اپنے کسی مامور کو مبعوث فرماتا ہے تو وہ منکرین اور مخالفین کو جو ابتداءً غالب اکثریت میں ہوتے ہیں، ضرور ڈھیل دیتا ہے۔ غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ جتنا چاہیں مامور من اللہ کی مخالفت میں زور لگا کر دیکھ لیں عارضی مشکلات و مصائب، اذیتوں اور تکالیف کے بعد بالآخر کامیابی مامور من اللہ اور اس کے قلیل التعداد ساتھیوں ہی کو نصیب ہوگی۔ اور ناکامی و نامرادی مخالفت میں جوش دکھانے والوں اور مومنوں کو اذیتیں پہنچانے والوں ہی کے حصہ میں آئے گی۔ چنانچہ ہر مامور من اللہ کے زمانہ میں یہی ہوا اور یہی کچھ ظہور میں آیا۔ کوئی ایک مامور بھی ایسا نہیں گزرا جس کی مخالفت نہ کی گئی ہو اور انتہائی شدید اور اذیت ناک مخالفت کے باوجود وہ غالب نہ آیا ہو۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اپنی یہ سُنّت یاد دلانے کی غرض سے گزشتہ انبیاء اور اُن کے متبعین کو پہنچائی جانے والی تکالیف کا خاصی تفصیل سے ذکر کرنے کے بعد مخالفین کے عبرتناک انجام اور مومنوں کو ملنے والی کامیابیوں اور غلبہ پر بار بار روشنی ڈالی ہے۔ مثال کے طور پر بتایا ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے اور بنی اسرائیل ان پر ایمان لے آئے تو ہوا یہ کہ فرعون اور اس کی قوم نے انہیں اور زیادہ تکلیفیں دینی شروع کر دیں۔ وہ پہلے ہی اُن کے مظالم سے تنگ آئے ہوئے تھے۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کے بعد اُن پر ڈھائے جانے والے مظالم میں زیادہ اضافہ ہوا تو انہوں نے حضرت موسیٰ ؑ سے اس کی شکایت کی۔ ان کی شکایت اور حضرت موسیٰ ؑ کے جواب کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بڑی تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ پہلے فرعون اور اس کی قوم کے نئے مظالم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ أَتَذَرُ مُوسَىٰ وَقَوْمَهُ لِيُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَيَذَرَكَ وَآلِهَتَكَ ۚ قَالَ سَنُقَتِّلُ أَبْنَاءَهُمْ وَنَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ وَإِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُونَ ۝

(الاعراف آیت ۱۲۸)

اور فرعون کی قوم میں سے بعض سرداروں نے (فرعون سے) کہا۔ کیا تُو نے موسیٰ اور اس کی قوم کو آزاد چھوڑ دیا ہے کہ ہمارے ملک میں فساد کریں اور تجھے اور تیرے معبودوں کو چھوڑ دیں۔ فرعون نے کہا ہم ضرور ان کے بیٹوں کو قتل کریں گے اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھیں گے اور (ہم ایسا کر سکتے ہیں کیونکہ) ہمیں ان پر غلبہ حاصل ہے۔

اس آیہ کریمہ سے ظاہر ہے کہ مامور من اللہ کے مخالفین کا یہ ایک پرانا حربہ ہے کہ جب بھی مامور من اللہ اور اسکے متبعین اُن تک پیغامِ حق پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں تو وہ شور مچانا شروع کر دیتے ہیں کہ یہ مٹھی بھر لوگ فتنہ و فساد پھیلا رہے ہیں۔ دوسرا حربہ اُنکا یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی اصلاح کرنے یا پیغامِ حق پہنچانے والوں کے وعظ و نصیحت اور ہمدردانہ باتوں کا پُرامن طریق پر معقول رنگ میں جواب دینے کی بجائے حکومت کا دروازہ کھٹکھٹانا شروع کر دیتے ہیں کہ یہ لوگ اقلیت میں ہیں ان کی ہستی ہی کیا ہے ان کو تہ تیغ کر دیا جائے۔ چونکہ حکومت میں بھی اُنہیں کے بھائی بند اور اسی قماش کے لوگ موجود ہوتے ہیں اسلئے وہ اقتدار کے نشہ میں مست ہو کر ڈرانے دھمکانے لگتے ہیں۔ اُنہیں گھمنڈ اس بات کا ہوتا ہے کہ ہم غالب ہیں اور یہ مغلوب۔ چنانچہ جب بعینہٖ یہی صورتِ حال حضرت موسیٰ علیہ السلام اور انکے متبعین کو پیش آئی تو اُنہوں نے بنی اسرائیل کو صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کر کے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنے کی تلقین کی کیونکہ خدائی جماعتوں کا واحد ہتھیار صبر اور دعا ہی ہوتا ہے۔ ان کے افراد ایسے آڑے وقت میں مدد کے لئے خدا ہی کو پکارتے ہیں اور اُسی پر اُن کا سب بھروسہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام کی اس تلقین کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ اسْتَعِينُوا بِاللَّهِ وَاصْبِرُوا ۖ إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ۝

(الاعراف آیت ۱۲۹)

(اس پر) موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اللہ سے مدد مانگتے رہو اور صبر سے کام لو۔ زمین تو اللہ کی ہے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس کا وارث کر دیتا ہے اور اچھا انجام متقیوں ہی کے ہاتھ رہتا ہے۔

بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نصیحت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے صبر اور دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے اُس کی مدد مانگنے میں مشغول تو ہو گئے لیکن یہ بات اُن کے دل میں کھٹکتی رہی کہ ہم عرصہ دراز سے ظلم سہتے اور مظالم کا تختۂ مشق بنتے چلے آ رہے ہیں آخر ان مظالم کا سلسلہ کبھی بند بھی ہو گا یا نہیں۔ اس پر انہوں نے حضرت موسیٰ ؑ سے مخالفین حق کے مظالم کا سلسلہ دراز ہونے کی شکایت کی۔ چنانچہ ان کی شکایت اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جواب کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

قَالُوا أُوذِينَا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَأْتِيَنَا وَمِنْ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ۚ قَالَ عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يُهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ۝ (الاعراف آیت ۱۳۰)

موسیٰ کی قوم کے لوگوں نے موسیٰ سے کہا تیرے آنے سے پہلے بھی ہم کو تکلیف دی جاتی تھی اور جب سے تُو ہمارے پاس آیا ہے تو اُس وقت سے بھی ہمیں تکلیف ہی دی جا رہی ہے۔ موسیٰ ؑ نے جواب دیا قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو تباہ کر دے اور زمین پر تم کو اپنا جانشین بنا دے اور پھر دیکھے کہ تم کیسے کام کرتے ہو۔

اسکے بعد کی آیات میں اللہ تعالیٰ نے فرعون اور اسکی قوم پر درجہ بدرجہ وارد ہونیوالے عذابوں اور بالآخر اُن کی مکمل تباہی اور بنی اسرائیل کی مخلصی کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ اس تعلق میں بعض باتیں خاص طور پر قابل غور ہیں۔ ہر چند کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قریب مستقبل میں بنی اسرائیل کے دشمنوں کی تباہی کی پیشگوئی فرمائی تھی لیکن سنت اللہ کے مطابق یہ تباہی ان پر یکدم وارد نہیں ہوئی۔ پہلے اللہ تعالیٰ نے آلِ فرعون کو چند سال تک پیداوار میں کمی وغیرہ کی آفات میں پکڑا۔ لیکن انہوں نے اس سے کوئی نصیحت حاصل نہ کی بلکہ حق کی مخالفت اور بنی اسرائیل کو اذیتیں پہنچانے میں اور زیادہ دلیر ہو گئے۔ انکی حالت یہ تھی کہ جب اُن پر خوشحالی کا زمانہ آتا تو کہتے یہ تو ہمارا حق ہے جو ہمیں مل رہا ہے اور جب مصیبت کا زمانہ آتا تو اسے حضرت موسیٰ اور انکے ساتھیوں کی نحوست کا نتیجہ قرار دیتے (الاعراف آیت ۱۳۲)۔ حق کے مخالفوں کی یہ بھی ایک پرانی ریت ہوتی ہے کہ وہ خدائی عذاب پر نصیحت پکڑنے کی بجائے اسے حق پرستوں کی نحوست قرار دیتا اور انہیں اور زیادہ اذیتیں پہنچانا شروع کر دیتے ہیں۔ آلِ فرعون نے بھی یہی رویہ اختیار کیا اور حضرت موسیٰ ؑ سے کہا خواہ تو اپنی صداقت میں کتنا ہی بڑا نشان کیوں لے آئے ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے (الاعراف آیت ۱۳۳)۔ اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے آلِ فرعون کو وقفہ وقفہ سے مزید عذابوں میں مبتلا کیا لیکن وہ تکبّر سے باز نہ آئے اور مظالم ڈھانے میں اور زیادہ دلیر ہوتے چلے گئے۔ جب وہ مبتلائے عذاب ہوتے تو حضرت موسیٰ ؑ سے کہتے کہ خدا کے حضور دُعا کر اگر تیری دعا کے نتیجہ میں عذاب ٹل گیا تو ہم ایمان لے آئیں گے۔ جب عذاب ٹل جاتا تو اپنے وعدہ سے پھر جاتے اور پھر تکلیفیں دینی شروع کر دیتے (الاعراف آیات ۱۳۵/۱۳۶)۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے انہیں غرق کر دیا (الاعراف آیت ۱۳۷)۔ اور بنی اسرائیل کو اپنی قدرت کاملہ کے ماتحت غلبہ عطا فرما دیا جیسا کہ فرمایا:- وَأَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا يُسْتَضْعَفُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا ۖ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنَىٰ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِمَا صَبَرُوا ۖ (الاعراف آیت ۱۳۸)

اور ہم نے اُس قوم کو جنہیں ضعیف سمجھا جاتا تھا زمین کے مشرقی حصوں کا بھی اور مغربی حصوں کا بھی وارث بنا دیا جسے ہم نے برکت دی تھی۔ اس طرح تیرے رب کا بنی اسرائیل سے کیا گیا اچھے سے اچھا وعدہ پورا ہو گیا اس لئے کہ انہوں نے مظالم پر صبر کیا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو آلِ فرعون کی ایذا رسانیوں اور اُن کے عبرتناک انجام کا قرآنِ مجید میں اس لئے ذکر فرمایا کیونکہ مکّہ میں مسلمانوں کو ایسے ہی حالات پیش آنے والے تھے۔ ان حالات میں ظالموں کے لئے نصیحت و عبرت ہے۔ اور مظلوموں کے لئے ڈھارس اور تسلّی کا بہت کچھ سامان پوشیدہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تائیدِ الٰہی اور ترقی نظامِ خلافت سے ہی وابستہ ہے

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ

"اگر دشمنِ (اسلام) یہ دیکھتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلعہ میں سے آپ کے نام کی طرف منسوب ہونے والے چند شکست خوردہ لوگ ایک دروازہ سے نکلتے ہوئے اپنے ہتھیار پھینک رہے ہیں تو وہ آنکھیں اٹھا کر دیکھے کہ دوسری طرف ایک اور قوم جس کی رگوں میں جوانی، امید اور امنگوں کا خون تیزی سے دورہ کر رہا ہے فتح کے جھنڈے اڑاتی ہوئی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کو بلند کرنے اور اس کی حکومت کو دوبارہ قائم کرنے کے لئے ایک دوسرے دروازے سے محمدی قلعہ میں داخل بھی ہو رہی ہے۔"
(المصلح الموعودؓ الفضل ۲۸ فروری ۱۹۴۳ء صفحہ نمبر ۴)

نظامِ خلافت زندہ اور دائمی معجزہ ہے

اسلام میں نظامِ خلافت کا قیام حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک زندہ اور دائمی معجزہ ہے جس میں تائیدات ربانی اور دینی ترقیات کے غیر محدود نشانات کا ایک بحرِ ذخار موجزن ہے اس معجزہ کی عظمت اور بھی بڑھ جاتی ہے جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ امت میں خلافت کا وعدہ شروع ہی سے ان پر آشوب ایام میں دیا گیا جبکہ خود مدینۃ النبیؐ کی پہلی اسلامی حکومت قریش کی ملک گیر ریشہ دوانیوں اور فتنہ انگیزیوں کے باعث معرضِ خطر میں تھی۔

خلافت فتح و ظفر کی کلید ہے

جنابِ الٰہی کی طرف سے اسی زمانہ میں نظامِ خلافت کی نسبت یہ واضح بشارت دی گئی کہ

وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا

(النور: ۵۶)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس دین پر زلزلہ آئیگا اور خوف پیدا ہو جائے گا کہ دین ساری دنیا سے گم نہ ہو جائے تب خدائے عزوجل خلفاء کے مبارک ہاتھوں پر نصرت اور دین کی فتح ظاہر کرے گا اور دوبارہ اسی دین کو روئے زمین پر متمکن کر دے گا اور خوف کے بعد امن بخش دے گا۔

اولین میں خلافت کی برکت سے تائیداتِ الٰہیہ کا غیر معمولی نزول

خدا تعالیٰ کی اس عظیم الشان پیشگوئی کا ظہور پہلی صدی ہجری میں جس طرح غیر معمولی اور خارقِ عادت رنگ میں ہوا اس سے اسلام کا کوئی بدترین دشمن بھی انکار نہیں کر سکتا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرے والد حضرت ابوبکر صدیقؓ منصبِ خلافت پر فائز ہوئے تو آپ نے دیکھا کہ ہر طرف فتنوں کا بازار گرم ہے۔ نبوت کے جھوٹے مدعی جوش میں ہیں اور منافق و مرتد بغاوت پر آمادہ ہیں۔ آپ پر اس قدر مصائب پڑے کہ اگر پہاڑوں پر اتنی مصیبتیں نازل ہوتیں تو ایک لحظہ میں وہ پاش پاش ہو جاتے لیکن اللہ تعالیٰ کی نصرت آئی۔ دعویدارانِ نبوت کاذبہ تہ تیغ کئے گئے مشکلات کے بادل چھٹ گئے۔ حالت خوف امن سے بدل گئی طاغوتی طاقتوں کو شکست فاش ہوئی حق کا بول بالا ہوا اور اللہ تعالیٰ کی تائید نے نہ صرف اسلام کی گرتی ہوئی دیوار کو تھام لیا بلکہ دیکھتے دیکھتے اسے ایک فولادی، مضبوط اور مستحکم سر بفلک قلعہ میں بدل دیا۔ جس کی شوکت و ہیبت میں خلیفہ ثانی حضرت عمرؓ بن خطابؓ کے عہد مبارک میں انتہائی درجہ اضافہ ہوا کہ قیصر و کسریٰ کی پرشکوہ حکومتوں کے پرخچے اڑ گئے اور حضرت عثمانؓ بن عفانؓ خلیفہ ثالث کے دورِ خلافت میں اسلام کا پھریرا خراسان سیستان افغانستان اور خوارزم سے لے کر شمالی افریقہ کے علاقے یعنی طرابلس، تونس، مراکش اور الجزائر تک لہرانے لگا۔ خدا تعالیٰ کی ان ارضی وسماوی تائیدات و ترقیات کا سلسلہ پوری شدومد اور تسلسل کے ساتھ اس وقت تک برابر جاری وساری رہا جبتک کہ مسلمان ایمان بالخلافت کے اجتماعی مقام پر کھڑے ہو کر خلافت کے عملی تقاضوں کو پوری احسان شناسی اور جانبازی اور سرفروشی سے ادا کرتے رہے۔

خلافت کی عظمت صحابہ کی نظر میں

صحابہ کرامؓ کو جو انوار محمدی کے پہلے مہبط و مرکز تھے ہمیشہ خلافت کی برکتوں پر زندہ یقین رہا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جب مرتدوں کی سرکوبی پر بنفس نفیس تشریف لے جانے کا فیصلہ کیا تو حضرت علیؓ نے عرض کیا:۔

فواللہ لئن فجعنا بک لا یکون للاسلام نظام ابداً۔

(کنز العمال جلد ۵ صفحہ ۲۸۶)

بخدا! اگر آپ کو کوئی حادثہ پیش آگیا تو نظام اسلامی کبھی قائم نہ رہ سکے گا۔

ایک اور موقعہ پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مسلمانوں کے خلاف علم جہاد بلند کرنے کا ارشاد فرمایا۔ سامعین خاموش رہے تو حضرت عمر بن خطابؓ نے بلند آواز سے کہا:۔

واللہ یا معشر المسلمین مالکم لا تجیبون خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد دعاکم لما یحییکم؟

(کنز العمال جلد ۵ صفحہ ۲۹۴)

اے مسلمانوں کے گروہ! تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کی آواز پر کیوں لبیک نہیں کہتے۔ حالانکہ خدا کی قسم وہ تمہیں زندگی بخشنے کے لئے پکارتا ہے اسکے بعد حضرت خالد بن سعیدؓ نے سب صحابہ کی ترجمانی میں کہا۔

حضور ہم اس معرکہ کے لئے حاضر ہیں چنانچہ مسلمانوں کا ایک لشکر تیار ہو گیا اور دشمنوں کے مقابل کم تعداد میں ہونے کے باوجود فتح پائی۔

اسی طرح حضرت حنظلۃ الکاتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عثمانؓ خلیفہ ثالث کے خلاف فتنہ کھڑا کرنیوالوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

عجبت لما یخوض الناس فیہ
یرومون الخلافۃ ان تزولا
ولو زالت لزال الخیر عنھم
ولاقوا بعدھا ذلاً ذلیلا
وکانوا کالیھود او کالنصاریٰ
سواء کلھم ضلوا السبیلا

(ابن اثیر جلد ۳ صفحہ ۷۷)

مجھے ان لوگوں کی گفتگو سے حیرت آتی ہے یہ لوگ چاہتے ہیں کہ خلافت جاتی رہے اگر وہ زائل ہو گئی تو ہر خیر و برکت ختم ہو جائے گی اور یہ انتہائی ذلیل اور یہود و نصاریٰ کی مانند پراگندہ اور گمراہ ہو جائیں گے۔

آخرین میں نظامِ خلافت کا قیام اور معاندینِ اسلام پر اتمامِ حجت

یہ حقیقت کہ تائید الٰہی اور ترقی خلافت ہی سے وابستہ ہے محض تاریخ اسلام کے اوراق کی زینت بن کے نہیں رہ گئی بلکہ خدا تعالیٰ نے

"ثُلَّةٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَثُلَّةٌ مِنَ الْآخِرِينَ"

(الواقعہ)

کے پاک وعدہ کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل مہدی موعود علیہ السلام کے بعد نظام خلافت کو دوبارہ جاری کر کے اس قرآنی نظریہ کو جو صدیوں اور قرنوں تک فقط علم کلام کا ایک موضوع یا فلسفہ کی شکل میں موجود رہا۔ چودہ سو سال کے بعد علمی سائنس کی حیثیت دے دی ہے اور اسے ایک حسابی صداقت کی طرح ثابت کر کے معاندین اسلام و منکرین نبوت محمدیہ پر دوبارہ حجت تمام کر دی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے عہد میں تحریک احمدیت نہایت کمزور اور ابتدائی حالت میں تھی چنانچہ آپ کی زندگی کے آخری سالانہ جلسہ کی حاضری کم و بیش تین ہزار تھی (بدر ۹ جنوری ۱۹۰۸ء) اس زمانہ میں جماعت کا صرف ایک مرکزی تنظیمی ادارہ صدر انجمن احمدیہ دو برس سے قائم تھا جس کی اکتوبر ۱۹۰۷ء تا ۳۰ ستمبر ۱۹۰۸ء کی مجموعی آمد صرف چالیس ہزار نو سو اڑتیس روپے تیرہ آنے تین پائی تھی (ملاحظہ ہو رپورٹ سالانہ ۰۸-۱۹۰۷ء صفحہ ۱۷)

حضرت مہدی موعودؑ کا وصال اور مخالفین کی طرف سے احمدیت کے خاتمہ کی پیشگوئی

حضرت مہدی موعودؑ کا وصال مبارک ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں ہوا۔ جب کہ نہ صرف بیرونی دنیا میں جماعت احمدیہ کا کوئی ایک بھی مشن قائم نہ تھا بلکہ برصغیر باقاعدہ مبلغین کے نظام سے یکسر خالی تھا۔ حضرت اقدس کی وفات پر مخالف علماء نے آپ کا فرضی جنازہ نکالا۔ ایک دوسرے کو فتح و نصرت کی مبارک بادیں دیں۔ بچوں کو ہار پہنائے بطور انعام روپے تقسیم کئے اور خلعت فاخرہ سے نوازتے اور تمغے دیتے ہوئے جشن مسرت منایا۔ (رسالہ المجدد جون ۱۹۰۸) اور پیشگوئی کی کہ اب جماعت احمدیہ کا خاتمہ قطعی اور یقینی ہے۔

چنانچہ مولوی ثناء اللہ امرتسری عالم اہل حدیث نے لکھا:

"خلیفہ نور الدین نے حکم دیا ہے کہ مرزا کی یادگار میں ایک دینی مدرسہ قائم کیا جائے ہم بھی اس مدرسہ کی تائید کرتے ہیں۔ امید ہے کہ مرزا صاحب کے راسخ مرید جی کھول کر اس میں چندہ دیں گے کہ آخر کار یہ مدرسہ ہمارا ہوگا اور مرزائی خیال عنقریب نسیاً منسیاً ہو کر اڑ جائے گا۔" (مرقع قادیانی ستمبر۔ اکتوبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۳)

نیز لکھا:-

"آج ہم سے کوئی پوچھے تو ہم خدا لگتی کہنے کو تیار ہیں کہ مسلمانوں سے ہو سکے تو مرزا کی کل کتابیں سمندر میں کسی جلتے ہوئے تنور میں جھونک دیں اسی پر بس نہیں بلکہ آئندہ کوئی مسلم یا غیر مسلم مورخ تاریخ ہند یا تاریخ اسلام میں ان کا نام تک نہ لے"

(دیکھئے ۱۳ جون ۱۹۰۸ء بحوالہ الحکم ۱۸ جون ۱۹۰۸ء)

اور تو اور خواجہ حسن نظامی دہلوی جیسے لوگوں نے احمدیوں کو یہ مشورہ دیا کہ وہ مرزا صاحب کے دعویٰ مسیحیت و مہدویت سے صاف انکار کر دیں۔ ورنہ اندیشہ ہے کہ مرزا صاحب جیسے سمجھدار اور منتظم شخص کی عدم موجودگی کے سبب احمدی جماعت مخالفین کی شورش کو برداشت نہ کر سکے گی اور اس کا شیرازہ بکھر جائے گا (پیسہ اخبار ۲۸ جون ۱۹۰۸ء بحوالہ بدر ۱۸ جون)

خلافت اولیٰ سے لیکر خلافت ثالثہ تک خدائی نصرتوں کے ایمان افروز نظارے

بے بسی اور بے کسی کے اس ماحول میں قدرت ثانیہ یعنی خلافت حقہ کا قیام عمل میں آیا سب سے پہلے خلیفہ حضرت مولانا نور الدینؓ منتخب ہوئے جنہوں نے ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء سے لے کر ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء تک اس سلسلہ کی کامیاب قیادت فرمائی ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو آسمانی تاج خلافت حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد مصلح موعودؓ کے سر پر رکھا گیا۔ آپ کے عہد مبارک میں غلبہ اسلام کی مہم میں غیر معمولی ترقی ہوئی اور دنیا کے کناروں تک قرآن مجید کا حق و صداقت سے لبریز پیغام پہنچ گیا اور انقلاب اسلامی کی مضبوط بنیادیں استوار ہو گئیں

حضرت مصلح موعودؓ کے اکاون سالہ اور بے شمار جلووں اور برکتوں سے معمور دور کے بعد ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو خلافت ثالثہ کے موجودہ مبارک دور کا آغاز ہوا۔ جس کی نسبت مصلح موعودؓ کو بتایا گیا تھا کہ وہ فتوحات اسلامی کا دور ہے (الفرقان خلافت صفحہ ۱۱۶) چنانچہ اس مقدس دور پر ابھی آٹھ سال ہی ہوئے ہیں کہ اسلام کا قافلہ فتح و ظفر کے پھریرے لہراتا ہوا غلبہ اسلام کی شاہراہ پر ایسی شان و شوکت کے ساتھ آگے ہی آگے بڑھتا جا رہا ہے کہ غیروں کی آنکھیں خیرہ اور زبانیں گنگ ہو کے رہ گئی ہیں۔

ظہور عون و نصرت دمبدم ہے
حسد سے دشمنوں کی پشت خم ہے

سنو اب وقت توحید اتم ہے
ستم اب مائل ملک عدم ہے

خدا نے روک ظلمت کی اٹھا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

خدا کی قدرت!!! وہ سالانہ جلسہ جس میں ۱۹۰۸ء تک چند ہزار سے زیادہ حاضری نہ ہوتی تھی اب اس میں جمع ہونے والے شمع احمدیت کے پروانوں کی تعداد ایک لاکھ تک پہنچ گئی ہے اور جماعت احمدیہ میں شامل ہو کر خدمت اسلام میں سرشار ہونے والے تو خدا کے فضل سے دنیا بھر میں ایک کروڑ ہو چکے ہیں۔ مرکز احمدیت میں جہاں کبھی صرف ایک مرکزی تنظیمی ادارہ کام کرتا تھا۔ وہاں اب متعدد مرکزی ادارے سرگرم عمل ہیں۔ جن میں سے تین (صدر انجمن احمدیہ۔ تحریک جدید۔ اور وقف جدید) کا سالانہ بجٹ ایک کروڑ ستاسٹھ لاکھ [illegible] ہزار روپیہ پر مشتمل ہے۔

۱۹۰۸ء میں جماعت کا صرف ایک دینی مدرسہ تھا مگر اب [illegible] افریقہ میں تحریک احمدیت کے تحت متعدد سکول اور کالج قائم ہو چکے ہیں اور شاندار نتائج پیدا کر رہے ہیں۔ اسی طرح مبشرین اسلام کی روحانی فوج دنیا کے چپہ چپہ پر پھیل چکی ہے اور اقوام عالم کے دلوں کو خدا اور اس کے محبوب حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے فتح کرنے اور ان کے آستانہ پر جھکانے کے لئے مصروف جہاد ہے۔ قرآن مجید کے تراجم بڑی کثرت سے شائع کئے جا رہے ہیں حضرت مہدی موعودؑ کا پیدا کردہ لٹریچر جو قرآن مجید کے انوار کی اشاعت کا موثر ذریعہ ہے دنیا کے مشہور شہروں میں پہنچ چکا ہے اور لائبریریوں میں محفوظ ہو چکا ہے یا کیا جا رہا ہے اور نہ صرف آپ کی کتابوں کو خوبصورت سیٹ کی شکل میں دور دور کے ممالک تک پہنچایا جا چکا ہے بلکہ آپ کی بلند پایہ تالیفات کے فارسی عربی انگریزی جرمنی فرانسیسی ہسپانوی روسی اور چینی تراجم بھی چھپ چکے ہیں۔

علاوہ ازیں یہ حقیقت ہے کہ بکثرت مسلم و غیر مسلم محققین و مؤلفین ہزاروں صفحات تحریک احمدیت پر لکھ چکے ہیں جس سے تحریک احمدیت کی قبولیت اور اس کے گہرے اثر و نفوذ کا پتہ چلتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خدا کا وہ پاک سلسلہ جس کی نسبت دشمنان حق کو ۱۹۰۸ء میں یہ یقین تھا کہ وہ صفحہ ہستی سے معدوم ہو جائے گا۔ بچپن کے زمانہ سے نکل کر عہد شباب میں داخل ہو چکا ہے اور طوفانوں کی طرح ساری دنیا پر محیط ہو رہا ہے۔ مگر تحریک احمدیت پر کبھی آفتاب غروب نہیں ہوتا نہ ہو سکتا ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

خلافت احمدیہ کا دائمی سلسلہ

الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے عہد عثمانی کی برکات موجودہ دور خلافت ثالثہ میں عود کر آئی ہیں۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ قرن اول میں عبداللہ بن سبا اور اس کے ساتھیوں کی شرمناک سازش اور نو مسلموں کی غفلت کے باعث حضرت عثمانؓ کے آخری ایام سے ایوان خلافت متزلزل ہو گیا مگر اب چونکہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ جمالی رنگ میں ہو رہی ہے اور خدا کے ازلی نوشتوں کے مطابق محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بین الاقوامی بادشاہت ہر براعظم ہر قوم ہر ملک بلکہ ہر دل میں قائم کیا جانا مقدر ہے اس لئے نظام خلافت بھی قیامت تک قائم رہے گا [illegible] کا کوئی [illegible] اگر وہ بھی غلبہ اسلام کی مہم میں رخنہ پیدا کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے گا جو ناپاک ہاتھ اس بابرکت نظام کے خلاف بڑھیں گے شل ہو جائیں گے اور جو آنکھیں بد نگاہ سے دیکھیں گی اندھی ہو جائیں گی۔ یہ ہے یہ تقدیر خداوند کی تقدیر نہ ٹلے جیسا کہ مصلح موعودؓ نے ۱۹۱۹ء میں پرشوکت اعلان فرمایا:-

"پہلے جو آدم آیا وہ جنت سے نکلا تھا مگر اب جو آدم آیا وہ اس لئے آیا کہ لوگوں کو جنت میں داخل کرے اسی طرح پہلے یوسف کو قید میں ڈالا گیا مگر یہ یوسف قید سے نکالنے کے لئے آیا ہے پہلے خلفاء میں سے بعض جیسے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی کو دکھ دیا گیا مگر میں امید کرتا ہوں کہ مسیح موعودؑ کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ اس کا بھی ازالہ کرے گا اور ان کے خلفاء کے دشمن ناکام رہیں گے"

(عرفان الٰہی صفحہ ۹۶)

بعد ازاں یہ عظیم الشان خوشخبری بھی دی کہ:-

"احمدیت کا پودا بڑھے گا۔ بڑھتا جائے گا۔ ترقی کرتا جائے گا آسمان تک جا پہنچے گا یہاں تک کہ زمین اور آسمان کو پھر اسی طرح ملا دے گا جس طرح رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا تھا"

(الفضل ۲۷ اکتوبر ۱۹۵۵ء صفحہ ۵)

حضرت خاتم الانبیاء کا پیغام امت مسلمہ کے نام

چونکہ ہر دور میں اسلام کی ترقی اور تائیدات سماوی خلافت کے بابرکت آسمانی نظام ہی سے وابستہ رہی ہیں اس لئے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے موجودہ پر آشوب اور پر فتن دور کی تفصیلی خبریں دیتے ہوئے اپنی پیاری امت کو یہ پیغام بھی دیا ہے

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا (۳)

مسل نمبر ۲۱۱۹۵

میں امتہ الرشید زوجہ حکیم ظفر احمد صاحب قوم شیخ فاروقی پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ بتاریخ ۱/۴/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر مقرر شدہ موجود ۵۰۰/- روپے
(۲) زیورات وزنی ایک تولہ ۶ ماشے ۱۱۶۶/- روپے
(۳) ایک عدد سنگر سیونگ مشین ۳۴۳/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: امتہ الرشید زوجہ حکیم ظفر احمد صاحب کوئٹہ
گواہ شد: حکیم ظفر احمد ولد طبیب عبد الحکیم صاحب گوالمنڈی کوئٹہ
گواہ شد: عبد الرشید ارشد شاہد مربی سلسلہ احمدیہ شارع فاطمہ جناح کوئٹہ۔

مسل نمبر ۲۱۱۹۶

میں حکیم ظفر احمد ولد عبد الحکیم صاحب مرحوم قوم شیخ فاروقی پیشہ ملازمت عمر ۵۸ سال پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔
ایک عدد مکان مالیتی ۱۰۰۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۴۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: حکیم ظفر احمد ولد عبد الحکیم صاحب مرحوم کوئٹہ
عبد القدیر ایم۔ [illegible] ہری کشن روڈ کوئٹہ۔

گواہ شد: عبد الرشید ارشد شاہد مربی سلسلہ احمدیہ۔ احمدیہ مسجد شارع فاطمہ جناح کوئٹہ

مسل نمبر ۲۱۱۹۷

میں خورشید بیگم زوجہ چوہدری خیر الدین صاحب بٹ قوم بٹ کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ناروال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۳/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر ۳۰۰۰/- روپے صرف

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: خورشید بیگم معرفت چوہدری خیر دین صاحب محلہ کشمیریاں ناروال ضلع سیالکوٹ
گواہ شد: چوہدری خیر دین خاوند موصیہ
گواہ شد: مرزا اقبال دین سیکرٹری مال تحریک جدید

مسل نمبر ۲۱۱۹۸

میں بشریٰ بیگم زوجہ محمود احمد صاحب قوم بھٹی دگھو پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن دار العلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰/- روپے
(۲) زیورات وزنی سوا تولے ۷ ماشے قیمت ۱۰۷۵/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: بشریٰ بیگم زوجہ محمود احمد صاحب دار العلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ
گواہ شد: خوشی محمد وصیت نمبر ۷۰۶۶
گواہ شد: محمود احمد دار العلوم شرقی ربوہ

مسل نمبر ۲۱۱۹۹

میں محمد اکرم ولد عبد الخالق صاحب قوم پٹھان پیشہ زرگری عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۷۱ء ساکن مردان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۳/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) مکان مردان رقبہ ۳½، ۲½ مرلہ مالیت ۴۲۰۰/- روپے
(۲) دو پلاٹ سکنی مردان ۶ مرلہ، ۷ مرلہ مالیت ۴۲۵۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: محمد اکرم زرگر ولد عبد الخالق صاحب محلہ نو سرفراز گنج مردان
گواہ شد: چراغ دین مربی سلسلہ احمدیہ
گواہ شد: آدم خان امیر جماعت احمدیہ مردان

مسل نمبر ۲۱۲۰۰

میں ماسٹر بشیر احمد بھٹی ولد ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ پنشنر عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دار النصر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۴/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۸۸/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: ماسٹر بشیر احمد بھٹی مکان نمبر ۲/۱۲۰ دار النصر غربی ربوہ ضلع جھنگ
گواہ شد: عبد الغفور ولد محمد دین صاحب سیکرٹری مال دار النصر غربی ربوہ ضلع جھنگ
گواہ شد: محمد ابراہیم ولد عبد الکریم دار النصر غربی ربوہ ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۲۱۲۰۱

میں محمد ابراہیم ولد محمد اسمٰعیل صاحب قوم گوجر پیشہ زراعت عمر ۶۶ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۷۶ گ ب ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۳/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

ایک عدد مکان رقبہ آٹھ مرلہ مالیتی ۴۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔

اس وقت مجھے مبلغ ۴۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: محمد ابراہیم ولد محمد اسمٰعیل صاحب چک نمبر ۱۷۶ گ ب ستوکہ گڑھ ڈاک خانہ خاص ضلع لائل پور
گواہ شد: محمد لقمان ولد سلیمان صاحب چک نمبر ۱۷۶ گ ب ستوکہ گڑھ تحصیل و ضلع لائل پور
گواہ شد: اللہ بخش ولد محمد ابراہیم صاحب چک نمبر ۱۷۶ گ ب ستوکہ گڑھ تحصیل و ضلع لائل پور

مسل نمبر ۲۱۲۰۲

میں کیپٹن ملک بشیر محمد ولد ملک علی محمد صاحب قوم اعوان پیشہ پنشنر عمر ۵۶ سال بیعت دسمبر ۱۹۵۵ء ساکن چک نمبر ۹ گوز بخش پورہ ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۴/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) اراضی نہری دو کنال مالیتی ۲۵۰۰/- روپے
(۲) رقبہ بارانی ۵۴ کنال ۱۴ مرلے مالیتی ۶۷۴۶/- "
(۳) رہائشی مکان دو عدد مالیتی ۱۶۰۰۰/- "
(۴) پلاٹ سکنی دار العلوم غربی مالیتی ۵۶۲/- "
(۵) بنک میں جمع شدہ رقم ۳۰۰۰/- "

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۸۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: کیپٹن ملک بشیر محمد ولد ملک علی محمد صاحب چک ۹ گوز بخش پورہ ڈاکخانہ خاص براستہ ملکوال ضلع گجرات
گواہ شد: ملک محمد احمد بمقام چک ۹ گوز بخش پورہ ضلع گجرات
گواہ شد: ملک محمد اعظم محرر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک مخلص افریقن احمدی جبریل سعید صاحب مرحوم کا ذکر خیر

جماعت ہائے احمدیہ گھانا کے سیکرٹری تبلیغ اور احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج سالٹ پانڈ کے وائس پرنسپل مکرم جبریل سعید صاحب ۲۹-۴-۷۳ کو اچانک وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم بلڈ پریشر کے مریض تھے تاہم اپنے فرائض احسن رنگ میں بجا لا رہے تھے مورخہ ۲۹/۴/۷۳ کو پانچوں نمازیں باجماعت حسب سابق مسجد میں ادا کیں۔ نو بجے شب حسب معمول غسل کے بعد لیٹ گئے۔ پھر اُٹھ کر قضائے حاجت کے لئے گئے۔ واپسی پر قدرے طبیعت خراب ہو گئی۔ ایک دوائی کھائی۔ دوبارہ قضائے حاجت محسوس کی۔ واپسی پر بہت کمزوری محسوس کی۔ کرسی پر بیٹھ گئے۔ ایک قے آئی اور بے ہوش ہو گئے۔ فوراً کار میں بٹھا کر ہسپتال لے جایا گیا لیکن راستہ میں ہی وفات ہو گئی۔

۳۰/۴/۷۳ کو مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم انچارج گھانا مشن نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی سینکڑوں احباب دور و نزدیک سے شامل ہوئے۔ اس کے بعد انہیں ان کے گاؤں [illegible] میں دفن کیا گیا۔

مرحوم موصی تھے سلسلہ کے پرانے مبلغ اور مخلص کارکن تھے۔ نظام سلسلہ کی پابندی و خلافت اور مرکز سے وابستگی ان کا خاص وصف تھا۔ نماز تہجد کے پابند تھے۔ رویائے صادقہ سے بہرہ ور تھے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے تین بیویاں اور گیارہ لڑکے لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ جن میں سے ایک لڑکا احمد سعید ربوہ میں قرآن کریم حفظ کر رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں داخل کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(وکالت تبشیر تحریک جدید)

درخواستِ دعا

عزیزم افتخار احمد صاحب ایاز ایجوکیشن آفیسر تنزانیہ کو وہاں کی گورنمنٹ لندن کی ایک یونیورسٹی میں اعلےٰ تعلیم کے لئے تین سال کے لئے بھجوا رہی ہے وہ دو ایک روز میں بذریعہ ہوائی جہاز لندن جا رہے ہیں۔ احباب ان کے بخیریت پہنچنے اور کامیابی و کامرانی سے واپس آنے کے لئے دعا فرمائیں۔ (ابو العطاء جالندھری)

ضروری اعلان

ربوہ میں سوئی گیس کے ٹھیکیدار عبدالشکور خان نے چوہدری محمود احمد خان صاحب شمع ٹریڈرز (شمع سینیٹری ہاؤس) ریلوے روڈ ربوہ سے شراکت ختم کر کے اپنی علیحدہ دکان

نیو گیس سینٹر رحمت بازار ربوہ

میں کھول لی ہے اپنے کرم فرماؤں کی سہولت کے لئے میاں ٹریڈرز سوئی گیس کنٹریکٹر لائل پور نے اپنا سب آفس نیو گیس سنٹر رحمت بازار ربوہ میں کھول دیا ہے سوئی گیس فٹنگ اور سوئی گیس کے پائپ اور چولہے خریدنے کے لئے نیز پانی و سینیٹری کا کام کروانے کیلئے احباب نیو گیس سینٹر رحمت بازار کو یاد رکھیں۔ شکریہ

آج اتوار ہے

دانتوں کے معائنہ کا دن

اپنے اور اپنے اہل و عیال کے دانتوں کا معائنہ کریں

۱۔ مسوڑھے خراب ہوں تو پائیوریا کیور ۱۰/-

۲۔ دانتوں میں گوشت وغیرہ پھنسے تو کیریز کیور ۱۰/-

۳۔ دانت درد ہو تو ٹوتھیک کیور ۲/-

فوری اور مستقل علاج ہے دانتوں کی صحت و صفائی کا بہترین تحفہ

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۵ سعید کراچی ۔ ربوہ

تقسیم کنندگان ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ بائیوکیمک ربوہ فون ۹۰۶ / ۶۰۷

سرمہ خورشید

آنکھوں کی بیشتر امراض خارش پانی بہنا موتیا بند لکرے وغیرہ کے لئے لاجواب تحفہ

فی شیشی ۵ روپے

۵۲۸

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون

منظوری انتخاب صدر و نائب صدر موصیان جماعت ہائے احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل جماعتوں کے صدر و نائب صدر مجلس موصیان کی منظوری تاریخ ۳۰/۵/۷۳ عطا فرمائی ہے۔ احباب نوٹ فرما لیں۔ صدر موصیان سیکرٹری وصایا بھی ہوگا۔

نام جماعت	نام منتخب شدہ صدر موصیان	وصیت نمبر	نائب صدر موصیان	وصیت نمبر
محلہ دارالصدر شرقی ربوہ			مکرمہ بلقیس بیگم صاحبہ	۸۴۴۴
کراچی	مکرم کیپٹن سید افتخار حسین صاحب	۵۲۳۸		
چک ۱۳۱ شمالی حسن پور	〃 خلیل احمد صاحب حسنی	۱۳۹۲۸		
کریم نگر فارم	〃 مولوی محمد عبداللہ صاحب	۷۱۹۱	〃 آمنہ بیگم صاحبہ	۱۳۱۰۸
مدینہ کالونی لاہور	〃 عبدالرحمن خان صاحب	۴۹۰۰	〃 امۃ اللہ بیگم صاحبہ	۸۶۸۸
گنج مغلپورہ لاہور	〃 ملک مظفر احمد صاحب	۱۶۱۶۴		
ساہیوال			〃 فاطمہ بیگم صاحبہ	۳۳۰۸
ٹیکسلا			〃 [illegible] بیگم صاحبہ	۱۵۵۷۸
کھاریاں	〃 رحمت خان صاحب	۵۱۱۲		
دارالیمن شرقی ربوہ			〃 سعیدہ بیگم صاحبہ	۶۶۲۴
کھاریاں			〃 استانی نور الٰہی صاحبہ	۴۹۵۰

مرزا منصور احمد
ناظر اعلیٰ

نمایاں کامیابی

عزیزم ملک حبیب الرحمن ابن محترم ملک سیف الرحمن صاحب مفتی سلسلہ احمدیہ نے بی ایس سی انجینئرنگ میں (مکینیکل پاور) میں ۹۲۶/۱۲۵۰ نمبر حاصل کر کے دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سے قبل بھی ہر امتحان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرتا رہا ہے خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے امتحان میں وظیفہ حاصل کیا۔ میٹرک میں وظیفہ لیا۔ ایف ایس سی میں سرگودھا بورڈ میں فرسٹ پوزیشن حاصل کر کے نیشنل ٹیلنٹ سکالرشپ کا مستحق قرار پایا اور سونے کا تمغہ حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ یہ سب کامیابیاں مبارک کرے اور آئندہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے حصہ وافر پائے۔ دینی و دنیوی برکات عطا ہوں آمین۔

ہر قسم کی جسمانی و دماغی کمزوری یا کمی خون اور اعصابی کمزوری دور کرنے کیلئے

ہم ہیں **طاقت** قیمت ۳/-

توانائی پیدا کرنے کے لئے۔ پیور الفلفا ٹانک فوری اور مستقل فائدہ کرتا ہے

شاہ ہومیو پیتھک سٹور اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

بقیہ صفحہ ۴

کہ وہ پیش آمدہ مشکلات سے پریشان خاطر مت ہوں بلکہ اس نازک صورت حال کو دیکھتے ہی خلافت کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں چنانچہ حضور نے فرمایا۔

فان رأیت یومئذ خلیفۃ اللہ فی الارض فالزمہ وان نہک جسمک واُخذ مالک۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۵ صفحہ ۴۰۳)

اگر تم زمین میں خلیفۃ اللہ کو دیکھو تو بدل و جان اس کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ خواہ تمہارا جسم لہو لہان کر دیا جائے اور تمہاری جائداد لوٹ لی جائے۔

آنحضرت کے غلاموں اور چاکروں کا عہد

یا رسول اللہ (فداک روحنا)

ہم ناچیز غلام اور ادنےٰ چاکر حضور کے اس فرمان مبارک کی تعمیل میں اپنی جانیں اور اپنے مال اور اپنی عزت و آبرو قربان کرنے کو تیار بیٹھے ہیں۔ اور خلافت کو اپنے سینوں سے لگانے کا عہد کرتے ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ اپنی زندگیوں کے آخری سانس تک اس مقدس امانت کی حفاظت کرتے چلے جائیں گے۔ اور کوئی بدباطن ہماری لاشوں کو روندنے کے بغیر ہی نظام خلافت تک پہنچنے اور اس کی بے حرمتی کرنے کی جرأت کر سکے گا۔

نورِ حق تمتہ الٰہی کو بجھا سکتا ہے کون جس کا حامی ہو خدا اس کو مٹا سکتا ہے کون

اللھم صل علی محمد وعلی خلفاء محمد وبارک وسلم انک حمید مجید